دل کی بیماریاں

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

دل کی بیماریاں

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

دل کی بیماریاں

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمٰنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

انسانی جسم میں دل کی اَہمیت

برادرانِ اسلام! جسمِ انسانی میں دل وہ اوّلین منبع ہے، جہاں سے جذبات وخواہشات، امن وشر، اور نیکی وبدی کی سوچ جنم لیتی ہے، اگر قلبی خیالات واحساسات کا رُخ اچھائی، امن اور نیک اُمور کی طرف ہو جائے، تو انسان متّقی، پرہیز گار اور مُعاشرے کا ایک صالح فرد بن جاتا ہے، اور اگر اس دل میں شر وفساد اور بدی کی سوچ پنپنے لگے، تو یہی انسان ذہنی طور پر بے سکونی وبے چینی کا شکار ہو کر، مُعاشرے کا امن وسکون تہ وبالا کرنے پر تُل جاتا ہے!۔

یقیناً جسمِ انسانی میں قلب (دِل) کی حیثیت عضوِ رئیس کی سی ہے، تمام اعضاء اس کے تابع ہیں، اگر یہ درست رہا تو دیگر تمام اعضاء بھی دُرست رہیں گے،

اور اگر اس میں کوئی خرابی پیدا ہوئی، تو انسانی وُجود کا سارا نظام بگڑ جائے گا۔ حضرت سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ میں نے مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: «أَلَا وَإِنَّ فِي الجَسَدِ مُضْغَةً، إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ القَلْبُ»[1] "خبردار! یقیناً بدن میں گوشت کا ایک ٹکڑا ایسا ہے، کہ جب وہ سنوَر جائے تو سارا بدن سنوَر جائے، اور جب وہ بگڑ جائے تو سب بدن خراب ہو جائے، آگاہ رہو! وہ دل ہے!"۔

دل کی جسمانی وروحانی بیماریاں

عزیزانِ محترم! قلب (دل) انسانی جسم کا ایک اہم اور کلیدی عضو ہے، اس میں خواہشات کا ایک جہاں آباد ہے، اگر اس کی جسمانی درستی بقائے حیات کی ضامن ہے، تو اس کی روحانی درستی پر انسانی عمل کا انحصار ہے، لہٰذا ہمیں جسمانی ورُوحانی دونوں اعتبار سے اس کی درستی کا خاص خیال رکھنا ہے۔ اس مُعاملے میں اگر ہم نے سستی وغفلت کا مُظاہرہ کیا، تو ہمارا دل مختلف نَوعیت کی جسمانی ورُوحانی بیماریوں کا شکار ہو جائے گا، اگر بیماری کی نَوعیت جسمانی ہوئی تو ہمیں بلڈ پریشر (Blood Pressure)، ہارٹ اٹیک (Heart Attack)، حرکتِ قلب میں بے قاعدگی (Cardiac Arythmias)، سوزشِ قلب (Infective Carditis)، سُقوطِ

(۱) "صحيح البخاري" باب فضل من استبرأ لدينه، ر: ٥٢، صـ١٢.

دورانِ خون (Congestive Heart Failure)، غیر یقینی دردِ دل (Unstable Angina)، اور عضلاتِ قلب کی بیماریوں (Heart Musle Diseases) کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اور اگر دل کی بیماری کا تعلق رُوحانیت سے ہو، تو پھر تکبّر، حسد، بُغض، عداوَت، رِیا کاری، بخل، خود پسندی، حُبِ دنیا، حُبِ مال اور دل کی سختی جیسی مُہلک اور ایمان سوز بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں!!۔

دل کی بیماریوں کے اَسباب

حضراتِ گرامی قدر! جسمانی اعتبار سے انسان کو دل کی بیماری اس وقت لاحق ہوتی ہے، جب دل کے عضلات (Muscles) تک خون پہنچانے والی شریانیں، اپنے اندر جمع ہونے والے چکنے مادّوں سے بند ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ یہ مادّہ خون میں شامل کولیسٹرول (Cholesterol) سے بنتا ہے، جسے پلیک (Plaque) کہتے ہیں، یہ پلیک (Plaque) شریانوں (Arteries) کو تنگ کر دیتا ہے، جس کے سبب خون گزرنے کا عمل سست ہو کر آہستہ آہستہ رُکنے لگتا ہے، اور بالآخر ہارٹ اٹیک (Heart Attack) کی وجہ بنتا ہے۔ انہی چکنے والے مادّوں کے باعث شریانوں کی دیواروں کو اہم غذائیت کی فراہمی بھی رُک جاتی ہے، جس کے سبب شریانوں کی لچک ختم ہو جاتی ہے، نتیجۃً بلڈ پریشر (Blood Pressure) بھی بڑھنے لگتا ہے۔ مزیدبرآں یہ کہ مریض کی شریانیں اگر جزوی طور پر بند ہوں، تو اسے انجائنا (Angina) کی تکلیف

محسوس ہوتی ہے، جس کے باعث اُس کے سینے میں شدید درد اُٹھتا ہے، جو آہستہ آہستہ پورے جسم میں پھیل جاتا ہے۔

اَمراضِ قلب (دل کی بیماریوں) کے خطرات کو اُبھارنے والے دیگر عوامل میں، غیر معیاری خوراک، ورزش میں سستی، ذیابیطس (Diabetes)، ہائی بلڈ پریشر (Blood Pressure) اور سگریٹ نوشی وغیرہ شامل ہیں۔ گزشتہ چند سالوں میں دل کی بیماریوں اور ہارٹ اٹیک (Heart Attack) سے ہونے والی اَموات میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے، جس کی ایک بڑی وجہ ہمارا غیر صحت مندانہ طرزِ زندگی، اور مضرِ صحت چکنائی سے بھرپور، غیر صحت بخش غذاؤں کا استعمال ہے۔ ہارٹ اٹیک (Heart Attack) دل کو کتنا نقصان پہنچاتا ہے؟ اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ علاج شروع کرنے سے پہلے، دل کے پٹھوں کا کتنا حصہ متاثر ہو چکا ہے! دل کا جس قدر کم حصہ متاثر ہوا ہو گا، مریض کے صحتیاب ہونے کے اِمکانات بھی اتنے ہی زیادہ ہوں گے[1]۔

دل کی رُوحانی بیماریاں

عزیزانِ مَن! روحانی اعتبار سے انسان کا دل اس وقت بیماریوں کا شکار ہوتا ہے، جب انسان قرآن وسنّت کے اَحکام کی نافرمانی کرے، فرائض وواجبات کی ادائیگی میں غفلت برتے، تکبّر ورِیاکاری کرے، حسد وبدگمانی میں مبتلا ہو جائے، بُغض

---

(۱) "دل کی بیماری شروع ہونے کے اسباب" نوائے وقت ڈیجیٹل ۷ ستمبر ۲۰۲۰ء، ملتقطاً۔

وعداوَت کامُظاہرہ کرے، مال ودَولت اور دنیا کی محبت اس کے دل میں گھر کرجائے، حُبِ جاہ اور خود پسندی وغیرہ کا شکار ہوجائے !!۔

انسان جیسے جیسے ان اَخلاقی رذائل کو اپنا کر گناہوں کے دلدل میں اُترتا جائے گا، ویسے ویسے اس کے قلب میں سختی وقَساوت پیدا ہوتی جائے گی، اور رُوحانی بیماریوں کے باعث ہر گناہ کے بعد اس کے دل پر ایک نکتہ لگتا جائے گا، حتی کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ گناہوں کی کثرت کے باعث اس کا سارا دل سیاہ ہوجائے گا، جب یہ نَوبت آجائے، تو خیر کی کوئی بات اُس پر اثرانداز نہیں ہوگی، وہ نفس کا غلام بن کر رہ جائے گا، اور قلبی سکون واطمینان سے محرومی اس کا مقدّر ہوگی !!۔

تکبّر ...ایک مُہلک قلبی بیماری

حضراتِ ذی وقار! اپنی ذات کو دوسروں سے افضل جاننا، اور انہیں حقیر سمجھنا تکبّر کہلاتا ہے ، انسان روحانی طور پر جن قلبی بیماریوں کا شکار ہوتا ہے، تکبّر اُن میں سے ایک ہے، اللہ رب العالمین تکبّر کرنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے، خواہشاتِ قلب سے مجبور ہوکر جو لوگ تکبّر وسرکشی کی ساری حدیں عبور کرجائیں، اللہ تعالیٰ ان کے قلوب (دلوں) پر مہر ثبت فرمادیتا ہے، جس کے باعث ان کی واپسی کی راہیں مَسدود

(بند) ہوجاتی ہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴾[1] "اللہ یونہی مُہر کردیتا ہے سرکش کے سارے دل پر"۔

اللہ تعالیٰ کو تکبّر کس قدر ناپسندیدہ ہے؟ اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ بروزِ قیامت تکبّر کرنے والوں کو اَوندھے منہ جہنم میں ڈالا جائے گا۔ حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ، كَبَّهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ!»[2] "جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبّر ہوگا، اللہ تعالیٰ اُسے اَوندھے منہ جہنم میں ڈالے گا!"۔

عزیزانِ مَن! دنیا میں اس قلبی بیماری کے شکار فرعون، ہامان، قارون اور نمرود جیسے کتنے ہی متکبّر وسرکش لوگ گزرے ہیں، مال، دَولت اور اقتدار سب کچھ ہونے کے باوُجود، اُن میں سے کوئی بھی باقی نہ رہا، ذِلّت ورُسوائی اُن کا مقدّر ٹھہری، اور اللہ جَلَّ جَلالُہٗ نے اُن کا غرور وتکبّر سب خاک میں ملا دیا۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنے دل کو تکبّر جیسی بیماری سے بچا کر رکھیں، اور بطورِ علاج عاجزی واِنکساری کا مُظاہرہ کریں؛ کیونکہ تکبّر جیسی قلبی بیماری کا ایک علاج عاجزی واِنکساری ہے۔ حضرت سیّدنا

---

(۱) پ٢٤، غافر: ٣٥.

(٢) "شعب الإيمان" ٥٧- باب في حسن الخلق، ر: ٨١٥٤، ٦/ ٢٧٧٢.

ابنِ عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «تَوَاضَعُوا وَجَالِسُوا الْمَسَاكِينَ، تَكُونُوا مِنْ كُبَرَاءِ اللهِ، وَتَخْرُجُونَ مِنَ الْكِبْرِ»[1] "عاجزی وانکساری اختیار کرو، مسکینوں کے ساتھ بیٹھا کرو، اللہ تعالی کے یہاں بڑے مرتبے والے بن جاؤ گے، اور تکبّر سے بَری ہو جاؤ گے!"۔

ایک اَور مقام پر حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسولِ محتشم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ تَوَاضَعَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ رَفَعَهُ اللهُ، وَمَنِ ارْتَفَعَ عَلَيْهِ وَضَعَهُ اللهُ»[2] "جس نے اپنے مسلمان بھائی کے سامنے عاجزی اختیار کی، اللہ تعالی اسے بلندی عطا فرمائے گا، اور جس نے مسلمان بھائی پر بڑائی کا اظہار کیا (یعنی تکبّر کیا)، اللہ تعالی اسے ذلیل ورُسوا کر دے گا"۔

حسد ...ایک قلبی مرض

حضراتِ گرامی قدر! کسی دوسرے شخص کی نعمت کے زوال کی تمنا کرنا حسد کہلاتا ہے، کسی سے حسد کرنا بھی رُوحانی طور پر دل کے بیمار ہونے کی علامت ہے، یہ ایک انتہائی خطرناک قلبی مرض ہے، دوسروں کی نعمت کو دیکھ کر جلنے اور حسد کرنے والوں کو اللہ تعالی انتہائی ناپسند فرماتا ہے۔ حسد ہی وہ مرض ہے جس کے باعث

---

(۱) "کنز العمّال" کتاب الأخلاق، قسم الأقوال، ر: ۵۷۲۲، ۳/ ۴۹.

(۲) "المعجم الأوسط" بقية من اسمه محمد، ر: ۷۷۱۱، ۵/ ۳۹۰.

شیطانِ لعین نے، حضرت سیّدنا آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو سجدہ کرنے سے انکار کر کے اللہ جلّ جلالہ کی ناراضگی مول لی، اور ہمیشہ کے لیے راندۂ بارگاہ ٹھہرا۔ صرف یہی نہیں، بلکہ حسد کے باعث مُعاشرتی تعلقات میں بھی خرابی پیدا ہوتی ہے، جو باہم بُغض وعداوت اور نفرت کا باعث بنتی ہے!۔

حسد دِین وایمان کے لیے خطرہ، اور انسانیت کے لیے ایک ایسا زہرِ قاتل ہے، کہ اللہ رب العالمین نے حاسدوں کے شر سے بچنے کے لیے، اپنی پناہ مانگنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ۝۲ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ۝۳ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ۝۴ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ﴾[1] "آپ فرمادیجیے کہ میں اُس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے، اس کی سب مخلوق کے شر سے، اور اندھیرا کرنے والے (سورج) کے شر سے جب وہ ڈوبے، اور اُن (جادوگر) عورتوں کے شر سے، جو گرہوں میں پھُونکتی ہیں، اور حسد والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جَلے"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "حسد والا وہ ہے جو دوسروں کے زوالِ نعمت کی تمنّا کرے، حسد بدترین صفت ہے، اور یہی سب سے پہلا گناہ ہے، جو آسمان میں ابلیس سے سرزد

---

(۱) پ۳۰، الفلق: ۱-۵.

ہوا، اور زمین میں قابیل سے"[1]۔

حسد ایک ایسا قلبی مرض ہے جو ایمان کے مُنافی ہے، لہٰذا ایک مسلمان کی یہ شان ہرگز نہیں، کہ وہ اس رَذیل صفت کو اپنے دل میں جگہ دے، رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَا يَجْتَمِعُ فِي جَوْفِ عَبْدٍ: الْإِيْمَانُ وَالْحَسَدُ»[2] "کسی بندے کے سینے میں ایمان اور حسد، دونوں جمع نہیں ہوسکتے!"۔

نبیٔ کریم ﷺ نے ہمیں بُغض وحسد جیسی بیماریوں سے بچنے، اور باہم پیار ومحبت کے ساتھ رہنے کی تاکید فرمائی، چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: «لَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللهِ إِخْوَاناً»[3] "تم کسی سے حسد نہ کرو، کسی سے بُغض نہ رکھو، کسی کی غیبت نہ کرو، اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ!"۔

میرے محترم بھائیو! حسد جیسی قلبی بیماری سے نَجات کا بہترین اور آسان طریقہ یہ ہے، کہ انسان اللہ ربّ العالمین کی تقسیم پر راضی رہے، جو نعمتیں اسے حاصل ہیں، اُن پر قناعت اختیار کر کے شکرِ الٰہی بجالائے؛ کہ شکر نعمتوں میں اضافے کا سبب ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ۳۰، سورۂ فلق، زیرِ آیت: ۵، صـ۱۱۲۷۔

(٢) "صحيح ابن حِبّان" كتاب السير، ر: ٤٥٨٧، صـ٧٩٩.

(٣) "صحيح البخاري" كتاب الأدب، ر: ٦٠٦٦، صـ١٠٥٩.

﴿لَشَدِيْدٌ﴾(۱) "اگر احسان مانوگے تو میں تمہیں مزید دُوں گا، اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے!"۔

اللہ تعالیٰ ہی ہمارا خالق ورازِق ہے، لہٰذا بحیثیت مسلمان اس بات پر ہمارا پختہ یقین وایمان ہونا چاہیے، کہ جو رزق یا نعمت اللہ رب العالمین نے ہمارے مقدّر میں لکھ رکھی ہے، وہ بہر صورت ہمیں مل کر ہی رہے گی، لہذا بلاوجہ حسد میں مبتلا ہوکر اپنی نیکیاں برباد نہ کریں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا﴾(۲) "زمین پر چلنے والے ہر کسی کا رِزق، اللہ تعالیٰ کے ذمّۂ کرم پر ہے"۔

میرے عزیز دوستو! جو شخص حسد سے بچے، اور اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہتے ہوئے قناعت اختیار کرے، اُس کا شمار اللہ عزّوجلّ کے شکر گزار بندوں میں ہوتا ہے۔ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! كُنْ وَرِعاً تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَكُنْ قَنِعاً تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ، تَكُنْ مُؤْمِناً»(۳) "اے ابوہریرہ! پرہیزگاری اختیار کرو تو سب لوگوں سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے! قناعت کرنے

---

(۱) پ ۱۳، إبراهيم: ۷.

(۲) پ۱۲، هُود: ٦.

(۳) "سنن ابن ماجه" باب الْوَرَعِ وَالتَّقْوَى، ر: ٤٢١٧، صـ٧٢٠.

والے ہوجاؤ، توتمام لوگوں سے زیادہ شکرگزار ہوجاؤ گے !اور لوگوں کے لیے وہی پسند کرو جواپنے لیے پسند کرتے ہو، توکامل مؤمن بن جاؤ گے !"۔

مال ودَولت کی حرص وہوَس

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! دل میں مال کی محبت رکھنا بُرا یا گناہ نہیں، لیکن مال ودَولت کی ایسی حرص وہوَس جوانسان کوفکرِ آخرت، اور حلال وحرام کی تمیز سے غافل کردے، اور اُس مال کونیک اور اچھے مقاصد کے لیے استعمال کرنے کے بجائے، بخل وکنجوسی سے کام لے، ایسی کجی اور ٹیڑھاپن بھی دل کی بیماریوں میں سے ایک بیماری ہے، مال کی ایسی محبت اور حرص ممنوع ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا﴾[1] "تم مال کی نہایت محبت رکھتے ہو!"۔

مال کی ایسی محبت سے نَجات کا طریقہ یہ ہے، کہ اُسے راہِ خدا میں زیادہ سے زیادہ خرچ کیا جائے، غریبوں، یتیموں، مسکینوں اور ضرور تمندوں کی مدد وکفالت کی جائے، مساجد ودینی مدارس کی اِعانت کی جائے، جنہیں قرض درکار ہو، انہیں بلاسُود قرض فراہم کیا جائے، بے روزگاروں کو حلال ذرائع آمدن پر مشتمل، اچھا اور مُناسب روزگار فراہم کیا جائے، جو شخص ایسا کرے گا، یقیناً وہ حکمِ الٰہی کی تعمیل ورِضامندی میں

(۱) پ۳۰، الفجر: ۲۰.

ہو گا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْۤ اٰتٰىكُمْ ﴾[1] "اللہ تعالیٰ نے جو مال تمہیں دیا ہے، اُس میں سے لوگوں کی مدد کرو!"۔

یقین جانیے کہ خدمتِ خَلق سمیت ہماری کوئی بھی چھوٹی سے چھوٹی نیکی، بروزِ قیامت ضائع نہیں جائے گی، اللہ رب العالمین روزِ محشر ہمیں اُس کا پورا پورا اجر عطا فرمائے گا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ﴾[2] "اُس دن لوگ مختلف راہوں سے اپنے رب کی طرف لَوٹیں گے؛ تاکہ انہیں اُن کے اعمال دکھائے جائیں، تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے، اُسے دیکھے گا"۔

رِیاکاری

عزیزانِ محترم! نمود ونمائش اور شہرت ونیک نامی کی غرض سے، کوئی اچھا کام کرنے کو رِیاکاری کہتے ہیں، یہ بھی دل کی بیماریوں میں سے ایک ہے، موجودہ دَور میں یہ بیماری بہت عام ہے، ہر خاص وعام خواہ وہ کوئی تاجر ہو یا سیاستدان، حاکم ہو یا محکوم، عالم ہو یا غیرِعالم، نمازی ہو یا بے نمازی، تقریبًا ہماری اکثریت اس قلبی مرض میں مبتلا ہے، آج ہم اَخلاقی اعتبار سے اس قدر پستی اور زَوال کا شکار ہو چکے ہیں، کہ اپنی چھوٹی سے چھوٹی نیکی

---

(۱) پ۱۸، النور: ۳۳.

(۲) پ۳۰، الزِلزال: ٦، ۷.

کا بھی فوٹو سیشن (Photo Session) کرنے، اور اُسے سوشل میڈیا (Social Media) پر اَپلوڈ (Upload) کرنا نہیں بھولتے !۔

ہر سال رمضان شریف میں غریبوں کو راشن دینے کی بات ہو، یا بے سہارا بچیوں کی شادی و جہیز کا مُعاملہ، سیاسی نمائندوں کی طرف سے ہونے والے ترقیاتی کام ہوں، یا سماجی ورکرز (Social Workers) اور فلاحی اداروں کی طرف سے لگنے والے واٹر فلٹریشن پلانٹ (Water Filtration Plant)، الیکشن کے موقع پر جس طرح یہ لوگ خصوصی پمفلٹس (Pamphlets) شائع کر کے اپنی خدمات کا حوالہ دیتے ہیں، اور اس بات کا احسان جتاتے ہیں، کہ فُلاں فُلاں کام کے لیے ہم نے اتنی اتنی رقم اپنی جیب سے ادا کی، یا فُلاں فُلاں اسکول و ڈسپنسریز (Schools and Dispensaries) کے قیام کے لیے، حکومت کو ہم نے اپنی ذاتی جگہ پیش کی ...وغیرہ وغیرہ، اُن کا اپنی نیکیوں کو اس طرح جتلا کر اُس کا ڈھنڈورا پیٹنا اور نمود و نمائش کرنا، رِیاکاری کے زُمرے میں آتا ہے، جو خالصۃً حرام ہے۔ البتہ جس شخص کی ایسی نیّت نہ ہو، اور اُس کا لوگوں کے سامنے بیان کرنے کا مقصد تحدیثِ نعمت، یا لوگوں کو کسی نیک کام کی طرف رغبت دِلانا ہو، تو وہ اس حکم کے تحت داخل نہیں، مگر دلوں کا حال تو اللہ ہی جانتا ہے۔

قرآن وحدیث میں رِیاکاری کی بڑی مذمت بیان فرمائی گئی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ﴾[1] "(خرابی ہے ان لوگوں کے لیے) جو دِکھلاوا کرتے ہیں"۔

رِیاکاری کتنا بُرا فعل ہے؟ اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ حدیثِ پاک میں اسے شرکِ اصغر سے تعبیر کیا گیا ہے، سرکارِ دوعالَم ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے: «إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ: الشِّرْكُ الأَصْغَرُ» "مجھے تم پر سب سے زیادہ شرکِ اصغر کا خوف ہے"، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ! شرکِ اصغر کیا ہے؟ فرمایا: «الرِّيَاءُ، يُقَالُ لِمَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ إِذَا جَاءَ النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ: اذْهَبُوا إِلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ تُرَاؤُونَ، فَاطْلُبُوا ذَلِكَ عِنْدَهُمْ!»[2] "رِیاکار لوگ جب اپنے اعمال لے کر آئیں گے، تو ان سے کہا جائے گا، کہ اُن کے پاس جاؤ جنہیں دکھانے کے لیے تم اعمال کیا کرتے تھے! اور اُن کے پاس ان اعمال کا اجر وثواب طلب کرو!"۔

اس بیماری سے بچنے کا طریقہ اور علاج یہ ہے، کہ اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں اس سے بچنے کی دعا کی جائے، اور اپنے نیک کاموں کو خالصۃً رضائے الٰہی کی غرض سے انجام دیا جائے، حتَّی الاِمکان اپنی شناخت ظاہر نہ کی جائے، اور اگر کوئی نیکی کریں

---

(١) پ٣٠، الماعون: ٦.

(٢) "المعجم الكبير" محمود بن لبيد الأنصاري ...إلخ، ر: ٤٣٠١، ٤/ ٢٥٣.

تواُس کا ڈھنڈورا پِیٹ کر، یا اُس کی ویڈیو (Video) فیس بُک (Facebook) وغیرہ پر اَپلوڈ (Upload) کر کے اپنا اَجر ضائع نہ کریں!۔

بدگمانی

حضراتِ گرامی قدر! بد گمانی کا تعلق بھی دل سے ہے، کسی دوسرے کے بارے میں بلاوجہِ شرعی بدگمانی، صرف وہی کرے گا جو اس مرض میں مبتلا ہے، بدگمانی بہت بڑا گناہ اور شرعی طور پر ممنوع ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ﴾[1] "اے ایمان والو بہت گمان سے بچو! یقیناً بعض گمان گناہ بھی ہوتے ہیں"۔

حدیثِ پاک میں بدگمانی کو سب سے زیادہ جھوٹی بات قرار دیتے ہوئے، اس سے بچنے کی تاکید فرمائی گئی ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ! فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ»[2] "گمان سے بچو! کہ گمان سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے!"۔

بدگمانی سے بچنے کا بہترین علاج حُسنِ ظن ہے، اپنے مسلمان بھائی کے بارے میں اچھے سے اچھا سوچیں، اور اُس کے ہر فعل سے حتّی الاِمکان حُسنِ ظن کا

---

(١) پ٢٦، الحجرات: ١٢.

(٢) "صحيح البخاري" كتابُ النكاح، ر: ٥١٤٢، صـ٩٢٠.

پہلو تلاش کرنے کی کوشش کریں، اوراس کے باوُجود بھی اگر کوئی اچھا پہلو نظر نہ آئے، تو پھر کم از کم بدگمانی کرنے کے بجائے، براہِ راست متعلقہ شخص سے وضاحت لے لینا زیادہ مفید ہوتا ہے۔

دنیا کی محبت

عزیزانِ ملّتِ اسلامیہ! غرور وتکبّر، بُغض وعداوت، حسد وریاکاری وغیرہ سمیت تمام قلبی بیماریوں کی جڑ، دنیا کی محبت ہے، حضرت سیّدُنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ»[1] "دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی جڑ ہے"۔

مال ودَولت، شہرت، عیش وعشرت، آرام وآسائش کی خاطر بڑے بڑے محلّات، کروڑوں روپے مالیت کی مہنگی مہنگی گاڑیاں، فارم ہاؤسز (Farm Houses) اور حلال وحرام کی پرواہ کیے بغیر، بے لگام خواہشاتِ نفسانیہ کی پیَروی، یہ سب دنیا کی محبت ہی کے باعث ہے، یہ دنیا فانی ہے، ہر انسان کو مر کر خالی ہاتھ قبر میں جانا ہے؛ لہذا دنیا کی ایسی محبت کسی مسلمان کو ہرگز زیب نہیں دیتی، ہمیں اپنے دل سے دنیا کی محبت کو باہر نکال کر اس کا علاج کرنا ہوگا، اور اس کا واحد علاج اپنے رب تعالی سے مضبوط رابطہ ہے، ہمارا اپنے رب سے رابطہ جس قدر مضبوط ہوگا، ہمارا دل

---

(١) "الزهد" لابن أبي الدنيا، ر: ٩، صـ٢٦.

رُوحانی طور پر اتنا ہی تندرست وتوانا ہوگا، اپنے رب سے رابطے کی بحالی کے لیے ہمیں اس کے اَحکام کی تعمیل کرنی ہوگی، اُس کی یاد سے اپنے سینے کو معمور کرنا ہوگا، اور ذکرِ الٰہی کو حرزِ جاں بنانا ہوگا، کہ بیمار دلوں کی شِفا اور بے چینی کا مداوا اسی بات میں ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ ﴾(1) "سُن لو کہ اللہ کی یاد ہی میں دِلوں کا چَین ہے!"۔

یقین جانیے کہ جس دن اس راز کی حقیقت ہم پر آشکار ہوگئی، ہم فلاح پاجائیں گے، اور ہمیں اپنی قلبی بیماریوں سے نَجات مل جائے گی، ہمارے بیمار دل تندرست وتوانا ہوجائیں گے، ہمارا دل نیکیوں کی طرف مائل ہونا شروع ہوجائے گا، ہمیں عبادت کی حلاوَت وچاشنی محسوس ہونا شروع ہو جائے گی، اور ہم ایک سچے مسلمان اور کامل مؤمن بن جائیں گے!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں ظاہری وباطنی طہارت عطا فرما، ہمیں رُوحانی وجسمانی بیماریوں سے نَجات وشِفا عطا فرما، غرور وتکبّر، حسد، رِیاکاری، بُغض وعداوَت، خود پسندی، بخل، حُبِ جاہ، اور حُبِ دنیا جیسی قلبی بیماریوں سے محفوظ فرما، ہمیں عاجزی واِنکساری، اِخلاص، مخلوقِ خدا سے محبت اور سخاوت جیسی صفات سے متّصف

---

(1) پ١٣، الرعد: ٢٨.

فرما، مال ودَولت اور دنیا کی محبت سے نَجات عطا فرما، اور اپنے اِطاعت گزار اور فرمانبردار بندوں میں شامل فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتّحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتّحاد واتّفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بےکس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما!، آمین یارب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.